40299 ـ كيا مسافر اپنے گھر ميں نماز قصر ادا كرے يا كہ مسجد ميں جماعت كے ساتھ نماز ادا كرنى چاہيے ؟

سوال

اگر ميں كسى شہر ميں دوران سفر مؤقت اقامت اختيار كروں تو كيا اپنے گھر ميں نماز قصركر كے ادا كرنى افضل ہے يا كہ ميں مسجد ميں نماز باجماعت اور پورى ادا كروں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ:

نماز باجماعت ادا كرنا واجب ہے، بغير كسى عذر كے مسلمان شخص نماز باجماعت ترك نہيں كر سكتا، كتاب و سنت سے اس كے دلائل بيان كيے جا چكے ہيں، آپ سوال نمبر (8918) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اس بنا پر آپ كو مسجد ميں نماز باجماعت ادا كرنى چاہيے، اور اگر امام مقيم ہو (يعنى مسافر نہ ہو) تو آپ اس كے ساتھ مكمل نماز ادا كرينگے، قصر نہيں.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

مثلا اگر كوئى انسان جدہ كا سفركرے تو كيا اسے نماز قصر كرنے كا حق حاصل ہے، يا كہ وہ مسجد ميں نماز باجماعت ضرور ادا كرے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" اگر تو مسافر راستے ميں ہو تو پھر كوئى حرج نہيں، ليكن اگر وہ شہر ميں پہنچ گيا ہو تو پھر وہ اكيلا نماز ادا نہ كرے، بلكہ اسے لوگوں كے ساتھ مكمل نماز ادا كرنا ہو گى، ليكن اگر وہ راستے ميں اكيلا ہو اور نماز كا وقت ہو جائے تو سفر ميں اكيلے نماز ادا كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اور وہ چار ركعتى نماز قصر كر كے دو ركعت ادا كرے " اھ

ديكھيں: مجموع فتاوى و مقالات متنوعۃ للشيخ عبد العزيز بن باز (12 / 297).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا کہ:

مسافر کی نماز کب اور کیسے ہو گی ؟

تو شیخ کا جواب تھا:

" اپنے شہر سے نکلنے کے وقت سے لیکر واپس آنے تك مسافر کے لیے نماز دو رکعت ہے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول ہے:

" ابتدا میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی، تو یہ سفر کی نماز مقرر کر دی گئی، اور حضر میں مکمل کر دی گئی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1090) صحیح مسلم حدیث نمبر (685).

اور ایك روایت میں ہے کہ:

" اور حضر کی نماز زیادہ کر دی گئی "

اور انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف گئے تو واپس آنے تك دو دو رکعت نماز ادا کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1081) صحیح مسلم حدیث نمبر (693).

لیکن اگر وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے تو پوری نماز ادا کرتا ہوا چار رکعت پڑھےگا چاہے اس نے امام کے ساتھ ابتدا سے نماز پالی یا پھر کچھ رہ گئی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف جاؤ اور تم پر وقار اور سکون ہونا چاہیے، تم جلدی بازی نہ کرو، جو ملے وہ ادا کر لو، اور جو رہ جائے وہ مکمل کر لو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (636) صحیح مسلم حدیث نمبر (602).

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

" جو پا لو وہ ادا کرو، اور جو رہ جائے وہ مکمل کرو "

کا عموم ان مسافروں کو بھی شامل ہے جو چار رکعت پڑھانے والے امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا:

جب مسافر اکیلا ہوتا ہے تو وہ دو رکعت کیوں ادا کرتا ہے، اور جب مقیم کے پیچھے نماز ادا کرے تو چار رکعت کیوں ادا کرتا ہے؟

تو ان کا جواب تھا:

" یہ سنت ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (688) مسند احمد حدیث نمبر (1865).

اور مسافر سے نماز باجماعت کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی؛ کیونکہ اللہ تعالی نے تو قتال اور لڑائی کی حالت میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو آپ کے ساتھ ایك گروہ نماز ادا کرے، اور چاہیے کہ وہ اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں، اور جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں، اور پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز ادا نہیں کی تو وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرے النساء (102).

اس بنا پر اگر مسافر اپنے شہر کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں ہو تو اس کے لیے اذان سننے کے بعد مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے حاضر ہونا واجب ہے، لیکن اگر مسجد دور ہو، یا پھر اس کی رفاقت فوت ہونے کا خدشہ ہو، کیونکہ عمومی دلائل اذان یا اقامت سننے والے پر نماز باجماعت ادا کرنے پر دلالت کرتے ہیں " اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین (15 / 252).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

اگر میں سفر میں اذان سنوں تو کیا میرے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے، اور اگر میں اپنی جگہ پر ہی نماز ادا کروں تو کیا اس میں کچھ ہے ؟

اور اگر سفر کی مدت مسلسل چار یوم ہو تو کیا میں نماز قصر کروں یا کہ مکمل ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر آپ اپنے پڑاؤ والی جگہ پر ہوں اور اذان سنیں تو آپ پر مسجد میں حاضر ہونا واجب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت ترک کرنے کی اجازت طلب کرنے والے شخص کو فرمایا تھا:

" کیا تم اذان سنتے ہو ؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اسے قبول کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (653).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنی اور وہ نہ آیا تو بغیر عذر کے اس کی نماز ہی نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (217) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس حکم سے مسافر کی تخصیص پر دلالت کرتی ہو، لیکن اگر آپ کے مسجد جانے میں کوئی سفری مصلحت فوت ہونے کا خدشہ ہو، مثلا آپ کو آرام اور نیند کے محتاج ہوں اور اپنے پڑاؤ والی جگہ ہی نماز ادا کرنا چاہیں تا کہ سو سکیں، یا پھر خدشہ ہو کہ اگر آپ مسجد جائیں تو امام نماز دیر سے کھڑی کرے اور آپ سفر کرنا چاہیں، اور فلائٹ نکلنے کا خدشہ ہو وغیرہ ذالک.

دیکھیں: مجموع فتاوی و رسائل للشیخ ابن عثیمین (15 / 422).

واللہ اعلم .